Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

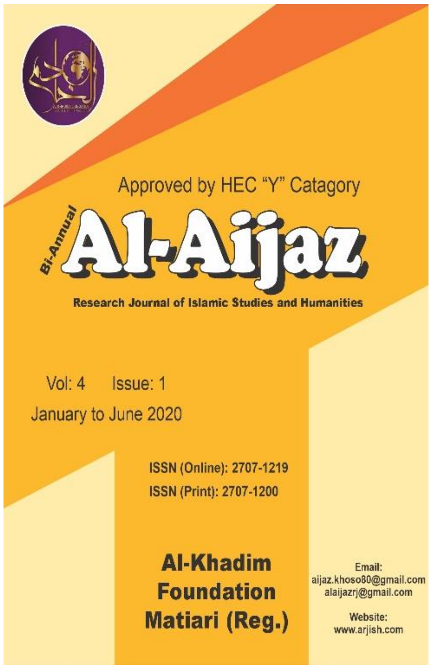

TOPIC:

The Importance of Ethics in Trade and Economy in the Light of Judaism, Christianity and Islam

AUTHORS:
1. Ali Ahmed, Ph. D, Research Scholar, Faculty: Islamic Studies, Department Islamic Learning, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi
Email: zaaireharam@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4674-8316
2. Hafiz Muhammad Sani, Incharge Department of Quraan wa Sunnah, Faculty Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi.
Email: drsanifuaast@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6919-0880
3. Abu Sufian Qazi Furqan Ahmad, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat.

How to cite:
Ahmed, A., Sani, H. M., & Furqan Ahmad, A. S. Q. (2020). U-14 The Importance of Ethics in Trade and Economy in the Light of Judaism, Christianity and Islam. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities , 4(1), 200-211.
https://doi.org/10.53575/u14.v4.01.200-211
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/87

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 200-211
Published online: 2020-06-30

تجارت ومعیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت-یہودیت،عیسائیت اور اسلام کی روشنی میں

The Importance of Ethics in Trade and Economy in the Light of Judaism, Christianity and Islam

Ali Ahmed*
Hafiz Muhammad Sani**
Abu Sufian Qazi Furqan Ahmad***

Abstract
The three heavenly religions i.e. Judaism, Christianity and Islam are based on divine revelation. They associate great importance to ethical and moral values and bind man to disciplined life especially while doing a business. The basic teachings of all three religions regarding trade and economy emphasize fairness and truthfulness in business dealings, discourage any fraudulence, encourage fair dealing with both employees and customers, and strongly prohibit usury or interest for its being unfair. This article outlines such values and also deals with them analytically and comparatively.
Keywords: Judaism, Christianity, Islam, Business ethics, Economic values, Business values, Trade values, Comparative religion.

دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم تجارت ومعیشت کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ باری تعالیٰ نے اگر کسی خطے کو کچھ وسائل سے مالا مال کیا ہے تو دوسری طرف دیگر وسائل کے سلسلے میں اُسے دوسرے انسانوں اور دوسرے خطوں کا محتاج بھی بنایا ہے۔ فطرت کی اِسی تقسیم کی وجہ سے تاریخِ انسانی کا کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں انسان اپنے پاس موجود تجارتی اسباب کا دوسروں سے تبادلہ کرکے اپنی ضروریات پوری نہ کرتا رہا ہو۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ الہامی مذاہب جن کا بنیادی سرچشمہ الہام یعنی وحی ربانی ہے ؛ یہودیت، عیسائیت، اسلام تینوں ادیان اس بات پر متفق ہیں کہ تجارت ومعیشت کو ٹھوس اور مثالی بنانے کے لیے باری تعالیٰ نے اسے کچھ اخلاقی اقدار کا پابند بنایا ہے۔ لیکن وہ اخلاقی اقدار کیا ہیں ؟اس سوال کے جواب سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بنیادی باتیں ذکر کردی جائیں۔

تجارت ومعیشت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

تجارت عربی زبان کا لفظ ہے اِس کا اصل مادہ "تجر" ہے۔ابنِ منظور افریقی "لسان العرب" میں لکھتے ہیں: "تجر يتجر تجرا وتجارة؛ باع وشرى" [1]۔ ترجمہ: تجر يتجر تجرا وتجارة یعنی خرید وفروخت کرنا۔ تجارت کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:
"التجارة محاولة الكسب بتنمية المال بشراء السلع بالرخص وبيعها بالغلاء أيا كانت السلعة من دقيق أو زرع أو حيوان أو

* Ph. D, Research Scholar, Faculty: Islamic Studies, Department Islamic Learning, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi
Email: zaaireharam@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4674-8316
** Incharge Department of Quraan wa Sunnah, Faculty Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi.
Email: drsanifuaast@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6919-0880
*** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat.

قماش"[2] ترجمہ: "سستے داموں سامان خریدنا اور اُسے زیادہ داموں میں بیچنا تاکہ پیسوں میں اضافہ ہو اِس طرح کمائی کرنے کی کوشش کو تجارت کہتے ہیں۔"

معیشت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل مادہ "عیش" ہے۔ ابن منظور افریقی لفظ معیشت کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المعيشة ما يعاش به"[3] ترجمہ: "معیشت سے مراد ہر وہ چیز ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے زندگی کو برقرار رکھا جائے۔" علامہ ابن خلدون معیشت کا اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المعاش هو عبارة عن ابتغاء الرزق والسعي في تحصيله "[4] ترجمہ: "معیشت رزق ڈھونڈنے اور اسے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنے کا نام ہے۔"

تجارت کی ضرورت واہمیت:

اسلام تجارت و معیشت کو بے حد اہمیت دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وابتغوا من فضل الله﴾ [5] ترجمہ: "اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔" معلوم ہوا کہ ہر صاحب استطاعت پر کسب حلال فرض ہے۔ ایک اور مقام پر کسب حلال کے جائز راستوں کی طرف رہنمائی بھی کی گئی ہے: ﴿لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم﴾ [6] ترجمہ: "ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے کوئی تجارت وجود میں آئی ہو" یعنی مال کے تبادلے کا جائز طریقہ تجارت ہے۔ تجارت و معیشت کو درست سمت میں گامزن رکھنے کے لیے چیک اینڈ بیلنس (Check and Balance) ضروری ہے۔ ارشاد ہے: ﴿وقالوا مال هذا الرسول يأكل الطعام ويمشي في الأسواق﴾ [7] ترجمہ: "اور وہ کہتے ہیں کہ: یہ رسول کیسا ہے جو کھاتا بھی ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی؟" آیت سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجارتی معاملات کی بہتری اور درستگی کے لیے بار بار بازار تشریف لاتے تھے اور کاروبار کی درستگی کی فکر فرماتے تھے۔

اسی طرح احادیث طیبہ کا ایک وسیع ذخیرہ بھی تجارت اور معیشت کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے: "قيل يارسول الله أي الكسب أطيب؟ قال عمل الرجل بيده"[8] ترجمہ: "پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! کونسی قسم کی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (وہ کمائی جو) آدمی اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائے۔" مذکورہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت اسلامی کی نگاہ میں تجارت و معیشت کی کس قدر اہمیت ہے۔ اور وہ اسے درست سمت میں چلانے کے لیے بائع و مشتری یعنی تجارت و معیشت سے متعلق ہر دو فریق کو تجارتی و معاشی اخلاقی اقدار کا کس طرح پابند قرار دیتی ہے۔ گویا یہ اسلامی تعلیمات میں ایک دینی و اجتماعی فریضہ ہے جس کے بغیر تجارت و معیشت کا تصور بھی محال ہے۔

انسانی تاریخ کے قدیم ادوار میں تجارت و معیشت:

تاریخ کے قدیم ادوار سے ہی انسان تجارت و معیشت کرتا آرہا ہے۔ تاہم ان تجارتی اور معاشی سرگرمیوں کی شکلیں مختلف ہوا کرتی تھیں۔

ڈاکٹر حلمی محروس اسماعیل اپنی کتاب "الشرق العربي القديم وحضاراته بلاد ما بين النهرين والشام والجزيرة العربية القديمة" میں لکھتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ "عراق کے شہر موصل سے ذرا جنوب کی طرف حسونہ نامی بستی کے کچھ آثار ملتے ہیں جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جدید سنگی دور(New Stone Age)کی ایک بستی تھی۔"آگے لکھتے ہیں: "ان آثار کو دیکھنے والے ماہرین کا کہنا ہے حسونہ کے لوگوں کی معیشت کا مدار کھیتی باڑی پر تھا۔ان کی زندگی پر سکون تھی۔یہ اپنے عہد میں بڑے متمدن سمجھے جاتے تھے۔"[9] دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: "اسی طرح عراق کے جنوب میں اُس طرف جہاں آج دلدلی زمینیں بکثرت پائی جاتی ہیں، کچھ مضبوط مکانات پائے گئے ہیں۔" مزید لکھتے ہیں: "خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ فارس سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ معمولی کھیتی باڑی کرتے اور عبادت خانوں کی تعمیر کیا کرتے تھے۔"[10] ایک اور موقع پر فرماتے ہیں: "اسی طرح ماہرین کو تقریباً چار ہزار سال قبل مسیح کے زمانے میں سومری تہذیب کے آثار ملتے ہیں جو کہ دجلہ اور فرات کی درمیانی اراضی پر واقع تھی۔"[11] مزید کہتے ہیں: "یہ تہذیب اپنے زمانے کی متمدن ترین تہذیب سمجھی جاتی تھی جو کہ آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے خود مختار شہروں کی شکل اختیار کر گئی تھی۔۔۔ جن میں آس پاس کی زراعتی زمینوں کے حوالے سے جھگڑے پیدا ہو گئے۔ہر شہر یہ چاہتا تھا کہ اُسے کسی طرح دوسرے کی زراعتی زمینیں ہاتھ لگ جائیں۔"[12]

جیسا کہ واضح ہے ان قوموں کی معیشت کا مدار زراعت پر تھا۔ایک اور قوم کے بارے میں، جس کی معیشت کا مدار تجارت پر تھا، ڈاکٹر ڈاکٹر حلمی محروس اسماعیل لکھتے ہیں: "آشوری سامی نسل کے وہ لوگ تھے جو کہ بین النہرین کے شمال مشرقی علاقوں میں نہر دجلہ کے پاس تین ہزار سال قبل مسیح سے بسے ہوئے تھے۔ان کو آشوری آشور کی نسبت سے کہا جاتا ہے جو کہ ایک اہم اسٹراٹیجک محل وقوع کا حامل شہر تھا۔اسی وجہ سے یہ شہر ایک طرف سے سومر اور اکاد اور دوسری طرف سے کردستان اور جزیرہ عرب کے شمال کی طرف پھیلے تمام تجارتی راستوں پر اثر انداز ہوتا تھا۔"[13]

ان اقتباسات کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قدیم انسانی ادوار میں تجارت و معیشت جاری بھی رہے اور اخلاقی اقدار کے فقدان یا اُن کی پابندی نہ کرنے کی بدولت جنگ وجدل کی بھینٹ بھی چڑھے جیسا کہ سومری تہذیب کے خود مختار شہروں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہیں۔

یہودیت اور تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت

یہودی مذہب میں تجارت و معیشت سے متعلق اخلاقی اقدار ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہود کی مقدس کتاب ''تناخ'' کا مختصر تعارف ذکر کر دیا جائے۔

تناخ: جسے عہد قدیم بھی کہتے ہیں، یہ یہود کی مقدس کتاب ہے۔لفظ "تناخ "کتاب کے تین حصوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔:یعنی "ت" سے توریت یعنی قوانین [14]، "ن" سے نبییم یعنی نبوت کی کتابیں جو انبیاء یہود کے حالات پر مشتمل ہیں۔[15] اور "خ" (جو کہ در حقیقت "ک" تھا بعد میں تلفظ کی آسانی کی غرض سے "خ" بنا دیا گا) سے کتبیم یعنی قدیم تحریریں۔[16] جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہودی مذہب میں

قانون سازی کا بنیادی ماخذ یہی توریت ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ﴿من الذين هادوا يحرفون الكلم عن مواضعه﴾ [17] ترجمہ: "یہودیوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو (تورات) کے الفاظ کو ان کے سیاق وسباق سے ہٹا ڈالتے ہیں۔" اسی وجہ سے امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ یہودی مذہب کے نزول کے بعد سے اب تک اس میں بہت سی تحریفات ہو چکی ہیں۔ تاہم یہود اپنی کتابوں کو اب بھی بالکل حتمی اور قطعی سمجھتے ہیں۔

1۔ زبان کا درست استعمال: یہود پر فرض ہے کہ وہ زبان کا درست استعمال کریں۔ کتاب زبور میں لکھا ہے: "اپنی زبان کو شر سے محفوظ رکھو۔"[18] مطلب یہ کہ دین ودنیا کے ہر معاملے میں یہود کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کا درست استعمال کریں۔

2۔ دھوکہ دہی سے اجتناب: کتاب احبار میں مذکور ہے: "دھوکہ مت دو۔"[19] اسی طرح کتاب زبور میں ہے: "اور آپ خونریزی کرنے والوں دھوکے بازوں کو ناپسند کرتے ہیں۔"[20]

3۔ مزدوری کی بروقت ادائیگی: یہودی تاجر اور سرمایہ کار اس بات کا پابند ہے کہ مزدور کو کام سے فارغ ہوتے ہی مزدوری دیدے۔ کتاب مقدس کہتی ہے: "مزدور کی مزدوری اگلے دن تک کے لیے اپنے پاس نہ روکے رکھو۔"[21]

4۔ ناپ تول میں انصاف: تجارت ومعیشت کے درست ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ناپ تول ٹھیک ٹھیک کیا جائے۔ کتاب احبار میں یہود کو حکم دیا گیا ہے: "تمہارے ترازو اور پلڑے ٹھیک ہونے چاہئیں۔"[22]

5۔ حرمت سود: یہود کے لیے سود کا لین دین حرام ہے۔ کتاب مقدس کہتی ہے: "اگر تم میری قوم کے کسی غریب کو کچھ رقم قرض دو تو اس کے ساتھ ساہوکار کا سا برتاؤ نہ کرو اور قرض پر سود نہ لگاؤ۔"[23]

6۔ اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس: کتاب مقدس میں ہے: "اور اس روز متقی ان لوگوں کے سامنے بڑی جرات سے کھڑے ہوں گے جنہوں نے ان کا استحصال کیا تھا اور ان کی تکلیفوں کی طرف توجہ کرنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔"[24] معلوم ہوا کہ یہود کو آخرت میں اپنے کیے پر جوابدہ ہونا ہوگا۔

یہود کا تجارتی ومعاشی اقدار سے متعلق اپنی کتاب کی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ:

1۔ کتاب مقدس نے کہا تھا کہ اپنی زبان کا درست استعمال کرنا۔ یہود نے کیا کیا؟ حضرت موسیٰ فرماتے ہیں: ﴿ياقوم ادخلوا الأرض المقدسة التي كتب الله لكم ولا ترتدوا على أدباركم فتنقلبوا خاسرين﴾[25] ترجمہ: "**میری قوم! اس پاکیزہ زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ** تمہارے لیے لکھ چکا ہے اور اپنی پیٹھ کے بل پیچھے نہ لوٹو، کہیں الٹے نامراد ہو جاؤ۔" بنی اسرائیل جواب دیتے ہیں: ﴿فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون﴾ [26] ترجمہ: "**تم اور تمہارا رب جاؤ، اور لڑو، ہم یہیں بیٹھے ہیں۔**" یہاں یہ بات بالکل واضح رہے کہ ان کا یہ رویہ کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہے۔

2۔ یہود نے دھوکہ دہی سے کس حد تک اجتناب کیا؟ قرآن کریم بیان کرتا ہے: ﴿إن كثيرا من الأحبار والرهبان ليأكلون أموال الناس

بالباطل ويصدون عن سبيل الله﴾[27] ترجمہ: "یہودی علما اور عیسائی راہبوں میں بہت لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کا مال غلط طریقے سے کھاتے ہیں، اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔" معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے علماء عوام کو دھوکہ دے کر ان کے مالوں کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کے بجائے خود لے لیا کرتے تھے۔

3،4۔ جہاں تک مزدوری کی بر وقت ادائیگی اور ناپ تول میں انصاف یا (بالفاظ دیگر) معاملات کی صفائی کا تعلق ہے تو قرآن کریم آگاہ کرتا ہے: ﴿ومنهم من إن تأمنه بدينار لايؤده إليك إلا ما دمت عليه قائما﴾ [28] ترجمہ: "اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر تم امانت میں ایک دینار بھی ان کے پاس رکھواؤ تو وہ تمہیں واپس نہیں کریں گے، ہاں یہ کہ تم ان کے سر پر کھڑے رہو۔"

5۔ جہاں تک سود سے بچنے کا تعلق ہے، تو قرآن پاک فرماتا ہے: ﴿وأخذهم الربا وقد نهوا عنه﴾[29] ترجمہ: "اور سود لیا کرتے تھے، حالاں کہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔" آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہود نے دنیا کے مالیاتی نظام کی بنیاد ہی بینکنگ پر رکھ دی ہے جس کی اساس سود ہے۔ حالاں کہ ان کی مقدس کتاب نے انہیں اس سے منع کیا ہے۔

6۔ یہود میں اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس کس قدر ہے؟ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿لن تمسنا النار إلا أياما معدودة﴾ [30]
ترجمہ: "اور یہود نے کہا ہے کہ ہمیں آگ صرف گنتی کے چند دن ہی چھوئے گی۔" معلوم ہوتا ہے کہ یہود اللہ کے حضور جوابدہی کے معاملے میں بے باک ہو چکے تھے۔

عیسائیت اور تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت

عیسائی مذہب میں تجارت و معیشت سے متعلق اخلاقی اقدار ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کی مقدس کتاب بائبل کا مختصر تعارف ذکر کر دیا جائے۔

بائبل: انجیل متی میں حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی نقل کیا گیا ہے: "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔"[31] یہی وجہ ہے کہ بائبل آج بھی دو حصوں پر مشتمل ہے، جنہیں عہد قدیم اور عہد جدید کہتے ہیں۔ [32] عہد قدیم تناخ ہی کو کہتے ہیں جس کا تعارف یہودی مذہب کے ذیل میں گزر چکا۔ تاہم عہد جدید کیا ہے؟ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے بیان کے مطابق عہد جدید در حقیقت ستائیس کتابوں پر مشتمل ہے، جن میں سے بیس کی صحت پر اتفاق ہے۔[33] تاہم باقی سات کی صحت میں عیسائی مذہب کے پیروکاروں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔[34]

عیسائی مذہب بھی اپنی اصل حالت پر باقی نہیں رہا۔ عیسائی دنیا کا ایمان ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ انجیل میں پطرس حواری کا یہ قول موجود ہے: ترجمہ: "سمعان پطرس بولے: آپ اللہ حیّ کے بیٹے مسیح ہیں۔"[35] جب کہ قرآن پاک کہتا ہے: ﴿وقالت النصارى المسيح ابن الله ذلك قولهم بأفواههم﴾ [36] ترجمہ: "اور عیسائی یہ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ سب اُن کی منہ کی باتیں ہیں۔" اسی طرح عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ ہے تثلیث یعنی "ایک میں تین" یا تین میں ایک"۔ مطلب یہ ہے کہ خدا وہ ہستی ہے جو در حقیقت

تین ہستیوں کا امتزاج ہے جو باپ، بیٹا اور روح القدس ہیں۔انجیل میں لکھا ہے: "پھر یسوع ان کے نزدیک ہوئے اور فرمایا: آسمان و زمین میں مجھے ہر طرح کا اقتدار مل چکا ہے۔اب تم جاؤ اور ساری قوموں کو شاگرد بناؤ، اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔"[37] جب کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿ولا تقولوا ثلاثة انتهوا خيرا لكم إنما الله إله واحد سبحانه أن يكون له ولد﴾ [38] ترجمہ: "اور مت کہو کہ خدا تین ہیں۔ باز آ جاؤ کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ اللہ تو ایک ہی معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔" معلوم ہوا کہ عیسائی مذہب اپنے پیروکاروں کے ہاتھوں دانستہ یا نادانستہ طور پر بہت کچھ تبدیل ہو چکا ہے۔ تاہم عیسائی مذہب کے پیروکاروں کا یہی سمجھنا ہے کہ عیسائیت کی تعلیمات بالکل درست، زندہ اور جاوید ہیں۔

گو کہ یہودی مذہب کے ذیل میں عہد قدیم (تناخ) سے تجارت و معیشت سے متعلق تعلیمات ذکر ہو چکی ہیں۔ جو کہ عیسائی حضرات کے لیے بھی واجب العمل ہیں۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم تجارت و معیشت سے متعلق عیسائی مذہب کی کچھ تعلیمات خاص عہد جدید سے بھی ذکر کر دیں۔

تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت عیسائیت کی روشنی میں:

1۔ زبان کا درست استعمال: انجیل میں عیسی علیہ السلام کی زبانی منقول ہے: "تو اپنے کلام سے ہی راست باز قرار پاتا ہے اور اپنے کلام سے ہی قصوروار قرار پاتا ہے۔"[39] معلوم ہوا کہ عیسائیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر معاملے میں اپنی زبان کا درست استعمال کریں۔

2۔ دھوکہ دہی سے اجتناب: عہد جدید میں رسول پولوس کی زبانی منقول ہے: "اور تم میں ایک دوسرے پر جھوٹ نہ باندھے۔"[40] معلوم ہوا کہ عیسائیوں پر لازم ہے کہ وہ تجارت و معیشت میں ہر طرح کی دھوکہ دہی اور جعل سازی سے پرہیز کریں۔

3۔ مزدوری حق ہے: عیسائی تاجروں کو حکم ہے کہ مزدوری کو بوجھ یا احسان نہیں بلکہ مزدور کا حق سمجھیں۔ رسول پولوس کہتے ہیں: "جس نے کوئی کام کیا، تو اُس کی مزدوری حق ہے ہدیہ نہیں۔"[41]

4۔ حرمت سود: عیسائیوں کے لیے سود حرام ہے۔ حضرت مسیح کی زبانی منقول ہے: "اور جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔"[42] ظاہر ہے سود پر قرض دینے میں کوئی منہ نہیں موڑ سکتا۔ مراد یہی ہے کہ کسی کو قرض دینا ہو تو سود کے بغیر دو۔

5۔ اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس: کتاب مقدس عیسائیوں کو آگاہ کرتی ہے کہ ایک روز انہیں ضرور اللہ کے حضور جوابدہ ہونا ہے: "تو خداوند دینداروں کو آزمائش سے نکال لینا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے۔"[43]

عیسائیوں کا تجارتی و معاشی اقدار سے متعلق اپنی کتاب کی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ:

1۔ زبان کے درست استعمال کی تعلیم پر عیسائیوں کے عمل پر گواہ سورہ مائدہ کی یہ آیت ہے: ﴿قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم﴾ [44] ترجمہ: "انہوں نے یہ کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔" ظاہر ہے اپنے نبی کو خدا قرار دینا حد درجے کی غلط بات ہے۔

2۔دھوکہ دہی سے متعلق ان کا کیا طرز عمل رہا؟ قرآن کریم بیان کرتا ہے: ﴿وقالت اليهود والنصارى نحن أبناء الله وأحباؤه﴾[45] ترجمہ: "یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے لاڈلے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کے ساتھ ساتھ عیسائی بھی عام لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے مقرب ہیں۔

3۔جہاں تک مزدوری یا بالفاظ دیگر معاملات کی صفائی کا تعلق ہے تو سورہ آل عمران میں مذکور ہے: "ان اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر ایک دینار کی امانت بھی ان کے پاس رکھواؤ تو وہ تمہیں واپس نہیں دیں گے۔"[46]

4۔سود سے بچنے کے معاملے میں بھی عیسائی حضرات کلام مقدس کی تعلیمات کو بھلا بیٹھے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ عیسائیت جو دنیا کا پہلا بڑا مذہب مانا جاتا ہے اس کے پیروکار بلا جھجک سودی معاملات کر لیتے ہیں بلکہ ان کے تمام کاروباری معاملات سود پر قائم ہیں۔

5۔عیسائیوں میں اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس کس قدر ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ یہود کی طرح وہ بھی آخرت کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور نافرمانی میں لگے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿وكثير منهم فاسقون﴾[47] ترجمہ: "ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔"

تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات (تحقیقی و تقابلی جائزہ)

اسلام وہ دین ہے جس کی نگاہ میں اخلاقی اقدار کے بغیر نہ علم کا تصور ممکن ہے نہ سیاست کا اور نہ ہی معاشرت کا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ آقائے دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں: إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق"[48] ترجمہ: "یعنی مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔" نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾[49] ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا۔" معلوم ہوا کہ یہودیت اور عیسائیت کے برخلاف اسلام جامع و مکمل، ہمہ گیر و ہمہ جہت اور تا قیامت باقی رہنے والا دین ہے۔ ذیل میں تجارت و معیشت سے متعلق کچھ اخلاقی اقدار ذکر کی جاتی ہیں:

1۔زبان کا درست استعمال: مسلمان بھی اس بات کے پابند ہیں کہ وہ تجارت و معیشت میں زبان کا درست استعمال کریں۔ ارشاد باری ہے: ﴿قولوا قولا سديدا﴾[50] ترجمہ: "اے مومنو! سیدھی اور سچی بات کہا کرو۔" حدیث میں ہے: "التاجر الصدوق الأمين مع النبيين والصدقين والشهداء"[51] ترجمہ: "امانت دار سچا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔"

2۔دھوکہ دہی سے اجتناب: مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو دھوکہ دیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے: "من غشنا فليس منا"[52] ترجمہ: "جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔"

3۔مزدوری کی بروقت ادائیگی اور معاملات کی صفائی: حدیث میں ہے: "أعط الأجير أجره قبل أن يجف عرقه"[53] ترجمہ: "مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیدو"۔ معاملات سے متعلق ارشاد قرآنی ہے: ﴿أوفوا بالعقود﴾[54] ترجمہ: "مومنو! معاہدوں کو پورا

کیا کرو۔"

4۔ناپ تول میں انصاف: مسلمانوں کے لیے ناپ تول میں کمی کرنا سختی سے منع ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ویل للمطففین﴾[55] ترجمہ:"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی بڑی خرابی ہے۔" نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"زن فأرجح"[56] ترجمہ:"تولو اور جھکتا ہوا تولو۔"

5۔حرمت سود: مسلمانوں کے لیے سود کا لین دین حرام ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:﴿وحرم الربا﴾[57] ترجمہ:"اللہ نے سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔" حدیث پاک میں ارشاد ہے:"ما ظهر في قوم الربا والزنا، إلا أحلوا بأنفسهم عقاب الله عز وجل"[58] ترجمہ:"کسی قوم میں سود اور زنا عام نہیں ہوتا مگر وہ اپنے اوپر اللہ عز وجل کا قہر نازل کر لیتے ہیں۔"

6۔اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس: مسلمانوں کو بتادیا گیا ہے کہ آخرت میں ہر عمل کا حساب دینا ہوگا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿واتقوا یوما ترجعون فيه إلى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون﴾[59] ترجمہ:"اور اس دن سے ڈرو جب تم سب اللہ کے پاس واپس جاؤ گے۔پھر ہر شخص کو پورا دے دیا جائے گا جو کچھ اس نے کمایا ہے،اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہو گا۔"

اسلامی تجارت ومعیشت کے چار سنہرے اصول: یوں تو اسلامی تجارت ومعیشت کے تمام احکامات ہی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں،تاہم ہم یہاں ان میں سے چار سنہرے اصولوں کو ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں:

الف)دنیوی مفاد پر اخروی مفاد کی ترجیح: ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿یأیها الذين آمنوا إنما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا﴾[60] ترجمہ:"اے مومنو!مشرک لوگ تو سراسر ناپاک ہیں،لہٰذا وہ اس سال کے بعد مسجد الحرام کے قریب بھی نہ بھٹکیں۔" بقول علامہ ابن کثیر،یہ آیات سنہ 9 ہجری میں نازل ہوئیں۔[61] اس سے پہلے مشرکین حج کرنے کے لیے مکہ آتے تھے اور وہاں تجارت بھی کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو بہت نفع ہوتا تھا۔ان آیات نے مسلمانوں کو پابند کر دیا کہ دنیوی مفاد پر اخروی مفاد یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ترجیح دیں اور حسب منشائے خداوندی مشرکین کو مسجد حرام نہ آنے دیں چاہے انہیں کتنا ہی لگے کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنی معیشت کا نقصان کر رہے ہیں۔

ب)ذاتی مفاد پر قومی مفاد کی ترجیح: اسلام ہر اس ذاتی مفاد کی سرکوبی کرتا ہے جس کے نتیجے میں قومی مفاد کو ٹھیس پہنچے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:بئس العبد المحتكر إذا أرخص الله الأسعار حزن وإذا غلى فرح[62] ترجمہ:"ذخیرہ اندوزی کرنے والا بندہ کتنا برا ہوتا ہے،کہ جب اللہ تعالیٰ(اشیاء کی)قیمتیں کم دیتے ہیں تو وہ غمگیں ہوتا ہے اور جب بڑھا دیتے ہیں تو خوش ہوتا ہے۔"

ج)کمائی کے حیا سوز طریقوں پر جائز طریقوں کی ترجیح: اسی طرح اسلام نے کمائی کے ان طریقوں سے منع کر دیا جن سے بے حیائی اور فحاشی کو فروغ ہو۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اُن آقاؤں کو سختی سے منع کر دیا جو زمانہ جاہلیت میں اپنی باندیوں سے جسم فروشی کروا کر پیسہ کمایا کرتے

تھے کہ وہ ایسا ہر گز نہ کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء إن أردن تحصنا لتبتغوا غرض الحياة الدنيا﴾ [63]
ترجمہ: "اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی زندگی کا سامان حاصل کرنے کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ پاک دامنی چاہتی ہوں۔"

د) عقل کے کہے پر رب کے کہے کی ترجیح: عقل یہ کہتی ہے کہ کاروبار کو ہر وقت جاری رہنا چاہیے، تاکہ نفع بھی ہر وقت جاری رہے۔ لیکن قرآن نے حکم دیا: ﴿يأيها الذين آمنوا إذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع﴾[64] ترجمہ: "اے مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔" معلوم ہوا کہ ہر بات میں عقل کا کہا ماننے کے بجائے رب کا کہا ماننا چاہیے۔

مسلمانوں کا اسلام کی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ:

یہود ونصاری کے برخلاف مسلمانوں کا اسلام کی تعلیمات پر عمل ہر زمانے میں مضبوط رہا۔ یہود ونصاری نے زبان کے درست استعمال، دھوکہ دہی سے اجتناب، معاملات کی صفائی اور اپنے مذہب کی دیگر تعلیمات کو یکسر فراموش کر دیا تھا۔ جب کہ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد آج اپنے ہادی اور مرشد سرور دو عالم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے چودہ سو سال سے زائد عرصہ بیت جانے کے بعد بھی اپنے معاملات میں اسلام کی تعلیمات کا پاس ولحاظ رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی گواہی منصف مزاج غیر مسلموں نے بھی دی ہے۔

کاؤنٹ ہنری (Count Henry) کہتے ہیں: "اللہ پر یقین کی بنیاد یہی ہے کہ اسے تنہا اور بے نیاز پروردگار مانا جائے جو کہ ان تمام عیبوں سے پاک ہے جن کا (وحی سے بے بہرہ) عقل تصور کر سکتی ہے۔ اور یہی وہ مضبوط یقین ہے جس پر مسلمان ہمیشہ قائم رہتے ہیں، جس کی بدولت وہ دوسری تمام قوموں اور قبائل سے منفرد قرار پاتے ہیں۔ اور یہی واقعی ٹھیک ایمان والے ہیں جیسا کہ یہ اپنے آپ کو کہتے ہیں۔"[65]

برطانوی چرچ کے سربراہ اسحاق ٹیلر (Isaac Teller) کہتے ہیں: "اسلام اس تمدن کا علم بردار ہے جو انسان کو وہ کچھ سکھاتا ہے جو وہ کبھی نہ جانتا تھا، جو پہناوے میں مہذب لباس کی تعلیم دیتا ہے، صفائی، راست بازی اور عزت نفس اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔"[66] **رینہارٹ ڈوزی (Reinhart Dozy) تحریر کرتے ہیں:** ترجمہ: دیکھ لو یہی وہ جی دار قوم ہے جس کے دل پر آزادی کی محبت چھا گئی اور جس کی شریفانہ صفات اس کی کامیابی کی کنجی ہیں۔ یہ اپنے کھانے پینے میں معمولی پر گزارا کر لینے والی، لباس میں جھوٹا موٹا پہن لینے والی اور اپنے اخلاق میں عظیم المرتبت تھی۔[67]

خلاصۂ بحث:

خلاصہ بحث یہ ہے کہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں آسمانی مذاہب چونکہ ان کی اساس اور بنیاد الہام خداوندی یعنی وحی ربانی پر ہے اور وحی انسان کی رہنمائی اس کی فطرت کے عین مطابق کرتی ہے اور فطرت بنیادی طور پر دیانت وامانت سے عبارت ہے، اعلیٰ انسانی اخلاق وکردار کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ الہامی مذاہب یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں مذاہب تجارتی ومعاشی امور میں انسان کو اخلاقی اقدار کا پابند بناتے ہیں۔ اصولی لحاظ سے تینوں کی بنیادی تعلیمات اس امر کی متقاضی ہیں کہ تجارتی ومعاشی معاملات میں سچ

کہا جائے، دھوکہ نہ دیا جائے، ملازمین اور گاہکوں کے معاملے میں انصاف سے کام لیا جائے، سود سے بچا جائے اور ہر حال میں اللہ کے حضور پیشی کا دھیان رکھا جائے۔ البتہ ان تینوں میں اسلام کو دو وجہ سے فوقیت حاصل ہے۔ ایک تو اپنے جامع، سنہرے اور دور اندیشی پر مبنی اصولوں کی وجہ سے۔ دوسرے اپنے متبعین اور پیروکاروں کی وجہ سے جنہوں نے ہر زمانے میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کیا۔ جس کا چرچہ اپنوں اور غیروں سب ہی کی زبانوں پر ہے۔

سفارشات:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ الہامی مذاہب کی مندرجہ بالا تعلیمات بالخصوص دین اسلام کی تجارتی و معاشی اقدار کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ قابل عمل سفارشات پیش کر دی جائیں، چناں چہ عرض ہے:

1۔ تجارت و معیشت میں سچائی اور صاف گوئی کو شعار بنایا جائے کہ اس کے بغیر تجارت و معیشت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

2۔ دھوکہ اور فریب سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس کی وجہ سے بسا اوقات ادارے سے متعلق رائے عامہ خراب ہو جاتی ہے۔

3۔ اپنے ماتحتوں اور ملازمین وغیرہ کے ساتھ سچائی، صاف گوئی اور ستھرا رویہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

4۔ تجارت و معیشت سے متعلق بنیادی اصول سے تفصیلی آگاہی حاصل کی جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

5۔ اپنے ملازمین کو بھی ضروری اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

6۔ شریعت پر عمل کی یقین دہانی کے لیے ضروری ہے کہ ماہرین شریعت کی نگرانی میں تجارت و معیشت کی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔

7۔ تاجر اور کاروباری تنظیمیں تاجروں اور کاروباری حضرات کو اسلامی تعلیمات پر لانے کے لیے مختلف ورکشاپس منعقد کریں۔

8۔ سودی معاملات اور لین دین سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس کے متبادل غیر سودی بینکوں کی خدمات حاصل کی جائیں۔

9۔ عمومی سطح پر بھی دینی رجحانات کی آبیاری کی جائے۔

10۔ فکر آخرت پیدا کی جائے اور اس کا دھیان رکھا جائے کہ ایک دن باری تعالی کے سامنے پیشی ہے اور اچھے یا برے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔

References

1. Abn manzoor abu al fazal jamal al den Muhammad bin mukram al Ansari al royafai al fariqi lasan al arab bairut dar sadar 4, 89.
2. Abn khaldom abu zaid wali al den Abdul Rahman bin Muhammad al hazarmi al ashabili tarikh abn khaldom bairut dar al fakar 1988, 1. 494.
3. Abn manzoor abu al fazal jamal al den Muhammad bin mukram al Ansari al royafai al fariqi lasan al arab 6, 321.
4. Abn khaldom abu zaid wali al den Abdul Rahman bin Muhammad al hazarmi al ashabili tarikh abn khaldom 1, 479.
5. Al quran al kareem suratull jamait, al ayat 10.
6. Al quran al kareem suratull nissa, al ayat 29.
7. Al quran al kareem suratull furkan, al ayat 7.
8. Al imam abu abdulallah ahmad bin Muhammad bin hanabil al shibani masnad ahmad bairut muissat al rasalat 28, 502.

9. Ald katoor halmi mahrus ismail al sharq al arbi al Kadeem wa hazarat balad al nahran wa al sham wa al jazeer al arbiyat al qadeem al sikkandar muisat shabab al jama 1997, 7.
10. Eiza'u 8.
11. Eiza'u 9.
12. Eiza'u 10-11.
13. Eiza'u 67.
14. Daktoor kamil asfan al yahod tarikh wa akidad al kahirat dar al atsam 1981, 137.
15. Eiza'u 138.
16. Eiza'u 138.
17. Al quran al kareem suratull nissa, al ayat 46.
18. Al kitab al maqadas dar al kitab fi al sharq al osat 1995, l ahad al Kadeem al mazamir 34, 14, 687.
19. Al kitb al maqadas al Kadeem al owaleen 19: 11, 146.
20. Al kitb al maqadas al Kadeem al mazamir 5: 7, 665.
21. Al kitb al maqadas al Kadeem al owaleen 19: 13, 147.
22. Al kitb al maqadas al Kadeem al owaleen 19: 36, 148.
23. Al kitb al maqadas al Kadeem al kharuj 22: 24, 96.
24. Al kitb al maqadas al Kadeem al hikmat 5: 1, 50.
25. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 21.
26. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 24.
27. Al quran al kareem suratull tuba ayat 34.
28. Al quran al kareem suratull ala Imran ayat 75.
29. Al quran al kareem suratull nissa ayat 160-161.
30. Al quran al kareem suratull baqra ayat 80.
31. Kitab maqadas (Urdu) lahor bardsh ainat faran baibal susaity 1943 mati 5: 17, 4.
32. Usmani mufti Muhammad taqi, baibal kya ha Karachi muqtaba dar al alom Karachi 2010, 1, 305.
33. Usmani mufti Muhammad taqi, baibal kya ha, 1, 315.
34. Usmani mufti Muhammad taqi, baibal kya ha, 1, 318.
35. Al kitab al maqadas dar al kitab al maqdas fi al sharq al oasat 1993 al ahad al jaded mati 16: 16, 29,
36. Al quran al kareem suratull tuba ayat 30.
37. Al kitab al maqadas al ahad al jaded mati 28: 19-18, 53.
38. Al quran al kareem suratull nissa ayat 171.
39. Al kitab al maqadas dar al ahad al jaded mati 12: 37, 22.
40. Al kitab al maqadas dar al ahad al jaded rasalat buloss al Rasool ali ahal kulusi 3: 9, 309.
41. Al kitab al maqadas dar al ahad al jaded rasalat buloss al Rasool ali ahal rumiyat 4: 4, 234.
42. Kitab maqadas (Urdu) mati 5: 42, 5.
43. Kitab maqadas (Urdu), patres ka dusra khat 2: 9, 257.
44. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 72.
45. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 18.
46. Al quran al kareem suratull ala Imran ayat 75.
47. Al quran al kareem suratull al haded ayat 27.
48. Al bazar abu bakar ahmad bin omar al atki masnid al bazar = al bahar al zakhar al madina al munawara muqtaba al alom wa al hakim 2009, 15, 364.
49. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 3.
50. Al quran al kareem suratull ahazab ayat 70.
51. Al tarmizi abu essa Muhammad bin essa, sunan al tarmizi bairut dar al kharab al islami 1998, 8, 506.
52. Abn abi shibat abu bakar Abdulallah bin Muhammad al absi masnid abn abi shibat l riyaz dar al watan al arbi 1997, 2, 320.

53. Al bihqi abubakar ahmad bin al Hussain al khasraijirdi l khasarsani al sakhir al bihqi karatshi jama al darasat al islamiyat 1989, 2, 320.
54. Al quran al kareem suratull maidad al ayat 1.
55. Al quran al kareem suratull mutfifeen ayat 1-4.
56. Abn haban abu hatim Muhammad bin haban al tamimi al darami albasti sahi abn haban bairut muissat al risalat 1988, 11, 548.
57. Al quran al kareem suratull baqra ayat 275.
58. Al imam abu abdulallah bin Muhammad bin hanbil al shibani masnid ahmad 6, 358.
59. Al quran al kareem suratull baqra ayat 281.
60. Al quran al kareem suratull tuba ayat 28.
61. Abn kasir abu al fadai ismail bin umar bin kasir al kurshi al basri sam al damushqi, tafseer abn kasir ta salm al riyaz dar tyaiba tull nishra wa al tuzeh 1999, 4, 131.
62. Al bihqi abubakar ahmad bin al Hussain Ali musa al khasir jardi khasarsani shuaib l emaan al riyaz muqtaba al rshid al nishar wa al tuzeh 2003, 13, 512.
63. Al quran al kareem suratull noor ayat 33.
64. Al quran al kareem suratull jamah ayat 9.
65. Al Hussaini abu al nasar mubshir al tarazi al islam al den al fitri l badi birut dar l kitab al almiyat 1984, 1, 286.
66. Daktur abdul basit Muhammad amen Muhammad S,A,W, fi aywan al kharab al rad Ali al shbhat al kahar kitab l jamhoriyat 2010, 35.
67. Rinharat dozi mloq al tuaif wa nazrat fi tarikh al islam al kahar muisat haddawi al tahlim wa al sakafat 2012, 227.